ایک قاری زیادہ بہتر رائے قائم کر سکتا ہے اور وہ جب رائے قائم کرے گا تو مولانا محمد علی کو ہزار بار مخلص مان کر بھی جذباتی' شدت پسند اور بہت کچھ ماننے پر مجبور ہوگا جن کے زبان و قلم سے سیدنا معاویہ سے لیکر آخری خلیفہ ترکی تک کوئی نہ بچ سکا اور اپنے معاصرین تو کسی شمار قطار میں نہ تھے' کتاب کے فاضل مرتب نے اپنے ایک تحقیقی مضمون میں جو کتاب میں شامل ہے ہردو بزرگوں کی سیرت و کردار کا خوبصورتی سے جائزہ لیا ہے اور اپنی رائے بے لاگ طریق سے بیان کردی ہے---- ماضی کی تاریخ کے حوالے سے یہ کتاب بڑی اہم ثابت ہوگی اور ہردو بزرگوں کو سمجھنے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔

○ ہندوپاک کے فقہی مکاتب فکر اور اسلامی فرقے' ترتیب: محمد عبدالرشید ندوی
ناشر: کمپیوٹر اردو سنٹر' ندوی منزل ندوہ روڈ لکھنؤ

یہ مفید رسالہ ... کے ایک مقالہ کا حصہ ہے جو اسلامی یونیورسٹی ریاض سعودی عرب کے لئے لکھا گیا۔ اس کا عنوان تھا "چودھویں صدی کے مفسرین اور ان کی تفسیریں"۔ نظرِ ثانی اور مفید اضافوں کے ساتھ عربی سے اردو میں منتقل کر کے جناب محمد عبد الرشید ندوی نے اسے مرتب کیا اور چھاپ دیا مستند مآخذ سے مولانا نے بتلایا ہے کہ ہندوپاک میں کون کون سے فقہی مکاتبِ فکر تھے اور کون کون سا اسلامی فرقہ! پھر یہاں مسلکِ حنفی کی آمد اور ترقی پر گفتگو کی گئی ہے اور احناف و اہلِ حدیث (غیر مقلد حضرات) کا تذکرہ ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے اہلِ حدیث برادری سے ایک سوال ضرور کیا ہے کہ کیا اس طبقہ کا ہر فرد اس پوزیشن میں ہے کہ وہ مسائل کا قرآن و حدیث سے براہِ راست استنباط کر سکے؟ اگر ایسا نہیں تو اس مسلک کے عام لوگ بھی تو کسی کے مقلد ہی ٹھہرے۔ کیا یہ رویہ تقلید کا نہیں اور کیا تقلید صرف ائمہ اربعہ کی ہی ہے؟ باوجودیکہ مرتب کا رجحان خود ایسے ہی حضرات کی طرف ہے لیکن اس انہوں نے یہ چبھتا سوال کر کے سب کو چونکا دیا ہے۔ انہوں نے دیو بندی بریلوی اختلاف کا ذکر کیا ہے اور خاص طور پر بریلوی مکتبۂ فکر کے کردار و عمل کا تجزیہ کیا ہے اور ساتھ 'اہلِ قرآن' منکرین حدیث اور قادیانی جماعت کا تعارف کرایا ہے۔

گو رسالہ مختصر ہے' لیکن مصروف لوگوں کے لئے اپنے اختصار و جامعیت کے سبب انتہائی مفید ہے اور ضرورت ہے کہ ایسے رسائل بہت عام کئے جائیں تاکہ امت کے عام افراد صحیح صورتحال سے آگاہ ہو سکیں۔

(محمد سعید الرحمٰن علوی)

© rasailojaraid.co